



TEZ RAFTAR
तेज रफ्तार

روزنامہ رفقیت



KOLKATA

15/05/2024

بروز / بدھ / 15 مئی ۲۰۲۴ بمبائیں

جلد 09 ★ شمارہ 131 ★ قیمت: 2/- روپے

بی جے پی 400 کا آنکڑا عبور نہیں کر پائے گی، متا ببرجی نے انتخابی نتائج کو لے کر کردی بڑی پیش گوئی



مغربی بنگال 14 مئی (فرماندہ): بی جے پی نے اپنی امیدوں کو سنبھالنا سیکھا ہے۔ اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ اور وزیر امور داخلہ نے کہا کہ بی جے پی کو 400 کے آٹھ گونے سے زیادہ ووٹوں کی ضرورت ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بی جے پی کو 400 کے آٹھ گونے سے زیادہ ووٹوں کی ضرورت ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بی جے پی کو 400 کے آٹھ گونے سے زیادہ ووٹوں کی ضرورت ہے۔

مچھلی کے تنازع پر بنگال کی وزیر اعلیٰ متنا برجی کا وزیر اعظم پر طنز کیا مودی باہوس کا مزہ چکھیں گے؟ میں آپ کے لیے کھانا بناؤں گی، لیکن آپ کھائیں گے؟

مچھلی کا مسئلہ مغربی بنگال کی سیاست پر حاوی ہے۔ اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ اور وزیر امور داخلہ نے کہا کہ بی جے پی کو 400 کے آٹھ گونے سے زیادہ ووٹوں کی ضرورت ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بی جے پی کو 400 کے آٹھ گونے سے زیادہ ووٹوں کی ضرورت ہے۔



مغربی بنگال 14 مئی (فرماندہ): بی جے پی نے اپنی امیدوں کو سنبھالنا سیکھا ہے۔ اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ اور وزیر امور داخلہ نے کہا کہ بی جے پی کو 400 کے آٹھ گونے سے زیادہ ووٹوں کی ضرورت ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بی جے پی کو 400 کے آٹھ گونے سے زیادہ ووٹوں کی ضرورت ہے۔

لوک سبھا انتخابات: وزیر اعظم مودی نے وارانسی سے داخل کئے کاغذات نامزدگی



وارانسی 14 مئی (یو این آئی): وزیر اعظم نریندر مودی نے آج وارانسی میں لوک سبھا انتخابات کے نامزدگی کاغذات پیش کیے۔ ان کے ساتھ دیگر اہلکار بھی تھے۔

عام آدمی پارٹی کی 'واشنگ مشین' مہم، بی جے پی پر سنگین الزامات عائد کئے



نئی دہلی 14 مئی (یو این آئی): عام آدمی پارٹی نے 'واشنگ مشین' مہم شروع کرنے کے لیے بی جے پی پر سنگین الزامات عائد کیے۔

'یہاں انڈیا اتحاد کے ہزاروں بے روزگاروں کے ساتھ ہیں، جھانسی کی ریلی میں راہل گاندھی کا خطاب، کھلیش بھی نظر آئے ساتھ



جھانسی 14 مئی (یو این آئی): انڈیا اتحاد کی ریلی میں راہل گاندھی نے خطاب کیا۔ ان کے ساتھ دیگر اہلکار بھی تھے۔

بہار کے سابق نائب وزیر اعلیٰ سشیل مودی نہیں رہے، آخری رسومات ادا پندرہ مئی (یو این آئی): بہار کے سابق نائب وزیر اعلیٰ سشیل مودی کی آخری رسومات ادا کی گئیں۔



سشیل مودی کی آخری رسومات ادا کی گئیں۔ ان کے ساتھ دیگر اہلکار بھی تھے۔

ایران سے بزنس ڈیل کرنے والے سمجھ لیں: بھارت کو امریکہ کی وارننگ، پابندیاں لگانے کا اشارہ



نئی دہلی 14 مئی (یو این آئی): بھارت نے ایران سے بزنس ڈیل کرنے والے کو امریکہ کی وارننگ دی۔

انڈونیشیا میں ٹھنڈے لاوے کا سیلاب! 52 افراد ہلاک، 17 لاپتہ



انڈونیشیا میں ٹھنڈے لاوے کا سیلاب ہوا۔ 52 افراد ہلاک اور 17 لاپتہ ہوئے۔

رفتخار

شہادت کی تمنا رکھنے والی قوم!!!

تاریخ گواہ ہے کہ مسلم نوجوان اپنے ایمان، زمین اور خدا و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے بیتاب رہا کرتے تھے، مسلمانوں میں شہادت کا جذبہ ہوا کرتا تھا اور وہ اپنے ایمان کی خاطر مارنے اور مٹنے کے لئے ہمیشہ تیار رہا کرتے تھے، یہ سب اس لئے کہ ان میں ایمان کا جذبہ ہوا کرتا تھا، وہ اپنی زندگی کو اللہ کی امانت مانتے تھے اور اللہ کی راہ میں ہی اسے قربان کرنا چاہتے تھے، اسلامی تاریخ کو اٹھا کر دیکھیں کہ کس طرح سے کسوں سے لے کر نوجوان تک جام شہادت نوش کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

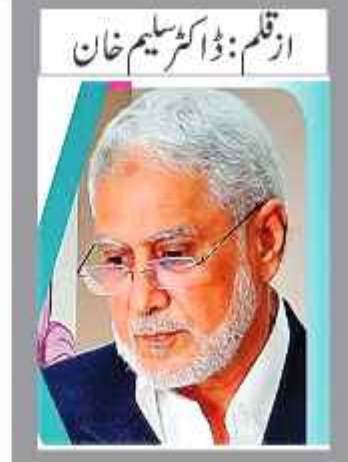
آج بھی فلسطین سمیت مختلف علاقوں میں اللہ کی رضا کے لئے جان و مال کی قربانیاں دے رہے ہیں۔ لیکن افسوسناک پہلو یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں اب نوجوانوں میں شہادت کی موت تو نہیں ہو رہی ہے البتہ وہ بے موت مارے جا رہے ہیں، کہیں نشے کی حالت میں مر رہے ہیں تو کہیں آپسی رنجشوں کی وجہ سے قتل کئے جا رہے ہیں۔ کہیں لڑکیوں کے معاملے میں جائیں گتوار ہے ہیں تو کہیں جوئے اور بیبیوں کے معاملے میں اپنی زندگیاں گتوار ہے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ آخر مسلم نوجوان کس راہ پر گامزن ہیں؟ کیا ان نوجوانوں کی شناخت بے موت مارے جانے والی قوم کے طور پر ہونے لگی ہے؟ کیا ماں باپ ان بچوں کو ایسی موت مرنے کے لئے ہی پیدا کر رہے ہیں؟ کیا والدین اپنے بچوں کی پرورش کرنے میں ناکام ہو چکے ہیں؟ کیا معاشرے میں اصلاح کا کوئی لقمہ نہیں ہے؟ کیا مسلم نوجوان جیلوں میں جانے، قتل کی وارداتوں میں مرنے اور نشے کے کاروباریوں کے طور پر ہی جانے جا رہے ہیں؟

گذشتہ کئی سالوں سے مسلم نوجوانوں کی موت ایسے ہی غلط معاملات میں ملوث ہو کر ہو رہی ہے؟ جس قوم میں شجاعت اور بہادری کی تاریخ موجود ہے اس قوم کے نوجوان اب ذلیل و خوار ہو کر مر رہے ہیں، اس قوم کے نوجوان نشے میں دھت ہو کر گھوم رہے ہیں، نہ صرف اپنی زندگیاں یہ نوجوان خراب کر رہے ہیں بلکہ اپنے ساتھ ساتھ اپنے گھر والوں کا سکون، اپنی بیوی بچوں کی تباہی اور معاشرے میں بدنامی کی وجہ بھی بن رہے ہیں۔

ان حالات میں مسلمانوں کو اب اس بات کی ذمہ داری اٹھانی ہوگی کہ وہ نوجوانوں کی اصلاح، کم سن بچوں کی تربیت، والدین کی رہنمائی کی جائے۔ یہ کام مشکل ضرور ہے لیکن ناممکن نہیں ہے۔ اسکے لئے سخت اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے۔ ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ نوجوان قوم کا سرمایہ ہیں لیکن اس سرمایہ کی ترقی، بقاء اور تربیت کے لئے کیوں تدابیر اختیار نہیں کئے جا رہے ہیں؟ کیا وجہ ہے کہ ہمارے اصلاح معاشرہ کے جلسے مسجدوں کی چار دیواری یا پھر جلسوں کے اندر ہو رہے ہیں؟

کیوں بگڑ رہے ہیں بچوں کی تربیت کے لئے علاقہ دار سطح پر کام نہیں کیا جا رہا ہے؟ صرف اسٹیج پر کھڑے ہو کر اصلاح معاشرہ کے نام پر عقائد کی تنقید کرنا اور مسلکی معاملات کو لے کر دوریاں پیدا کرنا اصلاح معاشرہ نہیں ہو سکتا بلکہ قوم کے نوجوانوں کی تربیت کے لئے زمینی سطح پر کام کرنا اصل اصلاح معاشرہ ہے۔ اگر قوم مسلم کے نوجوانوں کی تربیت اور کم سن بچوں کی رہنمائی کے لئے فوری اقدامات اٹھائے نہیں جاتے ہیں تو آنے والے کچھ ہی سالوں میں ہر گھر کا بچہ خونخوار، زانی اور نشے باز نکلے گا اس وقت مسلمانوں کو مسلمان کہنے میں شرم محسوس ہوگی۔ اب بھی وقت ہے، اگر اب نہ کام ہوگا تو مسلمانوں کی نسلوں سے کوئی امید نہیں کی جا سکتی۔



ارقم خان: ڈاکٹر سلیم خان

میتن یاہو پر برا وقت آیا تو چینیہ دوست نریندر مودی نے بھی ساتھ چھوڑ کر اقوام متحدہ میں فلسطینی رکنیت کی پھر سے مکمل حمایت کردی اس طرح اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں فلسطین کو مکمل رکنیت دینے کی قرارداد دو تہائی اکثریت سے منظور کر لی گئی۔ اس قرارداد کے حق میں 143 اور مخالفت میں 9 ووٹ پڑے۔ اس قرارداد سے فلسطین کو اقوام متحدہ میں ووٹ دینے کے علاوہ دیگر تمام اضافی حقوق اور سرنامات حاصل ہو گئیں۔ فلسطین کے حق میں یہ کامیابی امریکہ اور اسرائیلی اثر و رسوخ زبردست ناکامی کا شاخسانہ ہے۔ اس معاملے میں رائے دہندگی سے قبل، اقوام متحدہ میں فلسطین کے سفیر ریاض منصور نے نہایت دلہیز دلہیز انداز میں کہا تھا کہ "میں آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں، آپ اور آپ کا ملک آنے والے سالوں میں آزادی فلسطین لینے لیں گے ہونے پر فخر محسوس کرے گا کہ اس نے اس تاریک ٹھری کو ان کی انصاف اور ان کا ساتھ دیا۔" مودی کی مسلم مخالف قومی سیاست کے باوجود ان کی حکومت نے اس معاملے میں فلسطین کی حمایت کر کے ملک کا نام روشن کیا ہے۔

اس طویل جدوجہد کا آغاز 2011 میں ہوا تھا۔ اس وقت اقوام متحدہ میں رکنیت لینے فلسطینی درخواست ملائقی کوئل کے 15 میں سے نو ارکان کی حمایت نہیں جتا پانے کے سبب ناکام ہو گئی تھی مگر جنرل اسمبلی میں دو تہائی سے زیادہ اکثریت کی مدد سے اقوام متحدہ کے ممبر سے زیادہ کر فیئر رکن ممبر ریاست کا درجہ حاصل کر لیا گیا تھا۔ اس سال اٹھارہ اپریل کو ملائقی کوئل کی ووٹنگ، فلسطینیوں کے حق میں 12 ووٹ پڑے، برطانیہ اور سوئٹزر لینڈ نے ووٹنگ میں حصہ نہیں لیا مگر امریکی ڈیوٹے اس قرارداد کو ناکام کر دیا۔ اس کے باوجود اسرائیل پر شدید



ارقم خان: ڈاکٹر سلیم خان

اس وقت پارلیمانی الیکشن کے چرچے ہیں۔ سیاسی پارٹیاں سرگرم ہیں۔ مسلم نوجوانوں کا بازار گرم ہے۔ مسلمانوں سے نفرت ہر چھوٹی بڑی آنت سے ہو رہی ہے گو یہ مسلمانوں سے دشمنی کے بل پر ہی الیکشن جیتنے کا مدعا ہے۔ مسلمانوں کے یہی خواہ ہیں کہ انہیں رجمانے کا کام بھی کتنی جیتانے پر ہورہا ہے۔ نزاراک کرسوچتو۔

ووٹ ایک طاقت ہے۔ اور اپنے مسائل حل کرنے کا جمہوری حق بھی۔

ووٹ ایک امانت ہے اس کا شعوری استعمال آپ کو اگلے پانچ سالوں تک ایک، انصاف پسند، سیکولر، خدمت کے جذبے سے معمور، آپ کے مسائل اٹھانے والا عوامی نمائندہ مسلم وغیر مسلم ہو سکتا ہے۔ ایسا نمائندہ * آپ کے مذہبی امور، مدارس، مکاتب، مساجد، خانقاہوں، عبادت گاہوں، آپ کی زبان (اردو)، مسلم پرسنل لا کی بقاء مسلمانوں اور اسلام کے خلاف بنائے گئے قوانین کو بدلنے، مساجد اور عبادت گاہوں کے 1991 کے قانون کو قائم رکھنے، الیکٹوں کے اداروں کی حفاظت، اجوی تشدد، مذہبی آزار، بائبل بیچنا، جارہیت، فرقہ وارانہ فسادات میں معصوم جانوں اور مسلمانوں کے مال کے خلاف، بلاوجہ گھروں پر بلڈ زور چلا دینے، نصاب اور تاریخ میں تبدیلی سے بچانے میں ایک امر دل اور کسکا ہو۔

جاگو INDIA جاگو

تنگ ہو رہا ہے کیونکہ بین الاقوامی عدالت انصاف سے فلسطینیوں کی نسل کشی کا مجرم قرار دے چکی ہے۔ اسرائیل اپنی سات دہائیوں کی بربریت میں پہلی بار عالمی سطح پر اس طرح گھر گیا ہے جبکہ اس کا جتنی جنون تاجا کے عروج پر پہنچا ہوا ہے۔ اس موقع پر اسے موڈی سرکار کی بہت ضرورت تھی مگر ہندوستان نے قرارداد کے حق میں ووٹ دے کر ساری دنیا کو چھٹکا دیا۔ اسرائیل یا اس کے سخی بھر ہونوں کو امید تھی کہ وہ اگر حمایت نہیں کرے گا تو کم از کم غیر حاضر رہ کر بلا واسطہ ہندوستان سے قرارداد کو گالیوں سے اسیا بھی نہیں ہوا اور اسے زبردست رسوائی سے دوچار ہونا پڑا۔

فی الحال اسرائیل کے ستارے گردش میں ہیں ورتہ کیا ہے کہ سیکرٹری جنرل کوئل کی گتاری کی گتاری لنگ رہی ہے ساتھ ہی وزیر دفاع اور قومی سربراہ وارنٹ کے خوف سے کانپ رہے ہیں کیونکہ ان لوگوں نے ذمہ داری کو لائن کشی کا ارتکاب کیا ہے۔ حکومت اسرائیل اور اسے نیک ہے۔ اس کے مطابق بیگ میں بین الاقوامی عدالت انصاف کی جانب سے وزیر اعظم نتین یاہو، وزیر دفاع یو آئی کینٹ اور آری پیف آف اسٹاف ہرزی ملبیوی کے خلاف فرخہ جنگ کی وجہ سے گرفتاری کے وارنٹ جاری کرنے کے امریکان نے تہا دل امکانات کی تلاش پر مجبور کر دیا ہے جو کبھی وقت نکل سکتا ہے۔ عالمی سطح پر یہ نہ صرف اسرائیل بلکہ اس کے حامیوں کو بھی ذلیل و رسوا کر دے گا۔ براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کے مطابق نتین یاہو کے دفتر میں ان غدشات پر شدید بحث ہوئی ہے۔ فی الحال انسانی حقوق کی کمی ادارے اور امریکان اسرائیل پر فرخہ جنگ میں چھٹے فیوڈ انکوشن کے علاوہ دیگر بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی کا الزام عائد کر کے سخت کر رہے ہیں۔

میتن یاہو کے سر پر اقوام متحدہ کی گتاری سے تو پیچھے میں اپنے ملک کی عوام کا خیر پیوست ہو گیا ہے۔ اسرائیلی کابینہ کے پوزیشن لیڈر یا تیرلا پیڈ نے تل ابیب میں حکومت کے خلاف اسرائیلی روایتی طور پر یہ بادکا یاہو کے حامی رہے ہیں۔

اس مظاہرے کا انعقاد قیدیوں کے تبادلے کی حمایت میں کیا گیا تھا اور اس میں ہزاروں افراد شریک تھے۔ تل ابیب میں واقع کاہان شاپراہ پر اجتماع میں اسرائیل جنگ کی رہائی کے ساتھ عمل از وقت احتجاجات کرانے جانے کا مطالبہ بھی کیا گیا۔ اس موقع پر مظاہرین حکومت مخالف نعرے لگاتے ہوئے حماس کے ساتھ قیدیوں کے تبادلے کے سنجھے پر دستخط کرنے اور انہیں واپس لانے جانے کا مطالبہ بھی کر رہے تھے۔ یہ کوئی ایک احتجاج نہیں تھا بلکہ ہزاروں اسرائیلیوں نے تل ابیب میں اسرائیلی حکومت کی وزارت جنگ کے سامنے بھی مظاہرہ کر کے

کہتے بھی کہتا ہے کہ "میں ہمساری کے میں خسرے میں ہوں اور یہ معاملہ بڑا خوفناک ہے اور میں ایک طویل عرصے سے اس کے ساتھ رہ رہا ہوں۔ میں محسوس کر رہا ہوں کہ مجھے (بے یارو مددگار) چھوڑ دیا گیا ہے۔" سیٹیل نے اسرائیلی وزیر اعظم نتین یاہو سے اور تمام حکومتی وزرا سے مطالبہ کیا ہے کہ مذاکرات میں لپک کا مظاہرہ کریں تاکہ جلد کسی معاہدے تک پہنچا جاسکے۔ اس کے مطابق اسرائیل تاخیر کر رہا ہے اور وہ حیران ہے کہ کب تک اس معاہدے کا انتظار کرنا پڑے گا؟

اس طرح کی ویڈیو نے اسرائیل سمیت

نتین یاہو کے سر پر اقوام متحدہ کی گتاری سے تو پیچھے میں اپنے ملک کی عوام کا خیر پیوست ہو گیا ہے۔ اسرائیلی کابینہ کے پوزیشن لیڈر یا تیرلا پیڈ نے تل ابیب میں حکومت کے خلاف اسرائیلی آبادکاروں کے مظاہرے میں شرکت کر دلی روایتی طور پر یہ آبادکار یاہو کے حامی رہے ہیں۔ اس مظاہرے کا انعقاد قیدیوں کے تبادلے کی حمایت میں کیا گیا تھا

صوبہ قیدیوں کی آزادی کا مطالبہ کیا۔ یہ مظاہرے مسلسل جاری ہیں مگر اسرائیلی بے بس حکومت کے کان پر جوں نہیں رہتی۔ اسرائیلی رائے عامہ کی اس تبدیلی میں حماس کے وزیر اسرائیلی نظام کی نہایت پر حکمت تشبیہ کا براہ عمل دخل ہے۔ اپنی مزاحمت کے دوسروں بعد القسام بریگیڈ نے ایک 34 سالہ اسرائیلی امریکی "دوا اور خوراک کی کمی" کے باعث فوت ہونے کی اطلاع دی اور اس کے بعد دو زندہ قیدیوں کی ویڈیو جاری کر دی۔ ان میں سے ایک میں کفار عزمہ 64 سالہ کبھی سیٹیل اپنے اہل خانہ کو کہتا ہے "میں تم سے بہت پیار کرتا ہوں، یہ ضروری ہے کہ آپ جان لیں۔ میں شیک ہوں، مجھے امید ہے کہ آپ شیک ہو گئے ہوں گے۔" دو چھپلے سالہ اشیرک خوبصورت یادوں کا ذکر کرتے ہوئے اظہار ہو جاتا ہے اور اپنی رہائی کی امید ظاہر کرتا ہے

پوری دنیا کے یہودیوں کو یقین دہانے کا یہاں بنا دیا ہے۔ دوسری ویڈیو ہائل عزمہ بستی سے تعلق رکھنے والے 47 سالہ عزمی میران کی ہے۔ اس میں وہ کہتا ہے "میرے پیارے خاندان، میں آپ سب کو یاد کرتا ہوں، اس سال ہم ایک گھنٹی کی جنگ کی وجہ سے ساتھ میں کوئی چھٹی نہیں منا سکے، مجھے امید ہے کہ ہم کم از کم اگلی "عید" (استقلال) ایک ساتھ منا سکیں گے۔" عزمی حیران نے یہ بھی کہا کہ وہ 202 ہونوں سے حماس کے ساتھ قید میں ہے اور رکتندہ ہمساری کے سبب مشکل حالات میں زندگی گزار رہا ہے۔ یہ ایک معاہدے تک پہنچنے کا وقت ہے جو اسے زندہ اور اچھی صحت کے ساتھ نکالے گا۔ عزمی نے اپنے اہل خانہ سے حکومت پر ہرجمن طریقے سے دباؤ ڈال کر حسب استطاعت کوشش کرنے کی استدعا کی۔ ہنز تقریباً 129 اسرائیلی اسرائیل جنگ فرخہ کی پٹی میں قیدی ہیں۔ اسرائیلی

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا فیصلہ: دہشت گرد فلسطین یا اسرائیل؟

حکام کا اندازہ ہے کہ ان میں سے 34 ہلاک ہو چکے ہیں۔ اس سے قبل نوہر کے آخری سات روز عارضی جنگ بندی کے دوران 100 فلسطینیوں کو رہا کر دیا گیا تھا اور اسرائیلی برغالیوں کے بدلے فلسطینی قیدی بھی رہا کئے گئے تھے لیکن اسرائیل نے پھر سے جنگ شروع کر دی۔

یہ ایذاقت ہے کہ جب فرخہ کے اندر اسرائیل کے قلم و جبریہ نے اجیتانے ساری دنیا کو اس سے بدگن کر دیا ہے۔ ایسے میں یہ قرارداد اس کے لیے قدر پریشانی کا سبب ہے اس کا اندازہ اقوام متحدہ میں اسرائیلی سفیر کے بیان سے کیا جاسکتا ہے۔ سفیر نے قرارداد کی منظوری کے بعد اپنے تمہرے میں افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ "اقوام متحدہ اب اپنی مضمون میں ایک "دہشت گرد ریاست" کا غیر مقدم کر رہی ہے۔ اقوام متحدہ کی بنیاد تو اس مضمون کے ساتھ رکھی گئی تھی کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ نازیوں کی طرح کا قلم و دیار بھی سر نہ اٹھائے گھراس کے بالکل برعکس ہوا ہے۔ اقوام متحدہ فلسطینی "بہت گرد ریاست کے قیام کو آگے بڑھا رہی ہے جس کی قیادت ہمارے دو کارکن ملکر کرے گا۔" یہ دعویٰ اگر درست ہوتا تو پھر ہندوستان جیسا مسلم ممالک نے اس قرارداد کے حق میں ووٹ نہیں دیتا؟ امریکہ کیو کا استعمال کر کے اسے پیش ہونے سے ہی روک دیتا؟ اس قرارداد کے حق میں 143 اور مخالفت میں صرف 9 ووٹ نہیں پڑے؟ اس سے قبل 27 اکتوبر کو جنرل اسمبلی میں فرخہ کے اندر انسانی بنیادوں پر جنگ بندی کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اس تجویز کو 120 کے مقابلے 14 ووٹوں سے منظور کیا گیا۔ اس وقت 45 ممالک غیر حاضر تھے۔ وہ قرارداد کوٹ کر اب 25 پراگتی ہے اور فلسطین کی قبیل تعداد میں مزید تخمین کی کمی واقع ہوئی ہے۔ یہ اس بات کا حکما ثبوت ہے فی زمانہ دنیا کے عظیم اکثریت اسرائیل کو بظلم اور ذلت گزار دیکھتا ہے اور ضرورت اس بات کی ہے کہ نہ صرف فلسطین کو اقوام متحدہ کی رکنیت دی جائے بلکہ اسرائیل کو وہاں سے نکال دیا جائے اور اس کی ہر شے منسوخ کر دی جائے۔ اسرائیلی ممبر کے بیان پر مومن خاں مومن کا یہ شعر ملاحظہ ہوتا ہے۔

تمہارے ووٹ کا حق دار کون؟

یقیناً تمہیں فیصلہ پر کرب مسل مقدمہ وار تھا، ان میں سے (۷۶) یعنی چودہ فیصد فلسطینی مقدمات کا سامنا کر رہے تھے، پورے ملک میں ریاستی آفیسوں کے ارکان کی تعداد (۳۰۳۲) ہے، ان میں (۱۲۵۸) یعنی پچیس فیصد افراد ریفرنڈاری مقدمات درج ہیں؛ لیکن کبھی پارٹی کا دامن ہے، اہم نہیں ہے، گو یا ملک و قوم کی قسمت کے فیصلے ایسے ادارے کرتے ہیں، جن کی ایک تہائی تعداد پر قائل، زبانی، چورا، اچھے اور خالص واقف و آگاہ کتبہ ہونے کا الزام ہے، اور باقی افسر میں یہ الزام صحیح نظر آتا ہے، اسی لئے پولیس نے ان کے خلاف کس کو قبول کیا ہے۔

عام طور پر ایمان قانون میں ارکان کے درمیان کسی مسئلہ پر اتفاق رائے نہیں ہوتا، حکومت کتنا ہی معقول قدم کیوں نہ اٹھائے؟ اپوزیشن اس کی مخالفت کو بنا کر یہ تصور کرتی ہے، اور اپوزیشن کی طرف سے کتنی ہی بہتر سے بہتر تجویز پیش کی جائے، حکومت اسے قبول کرنے کو اپنی اہمات تصور کرتی ہے؛ لیکن عوام دیکھتے ہیں کہ ایک موقع پر پارلیمنٹ اور آفیسوں میں وسیع تر اتفاق رائے ہوجاتا ہے، اور وہ موقع ہوتا ہے ارکان کی یافت، مہلتوں اور فزٹ میں اضافہ، اس میں حزب اختلاف ہو یا حزب اقتدار، دونوں وڈش بدش کھڑے ہو کر دل کو پاس کرتے ہیں، نہ اس پر بحث کی نوبت آتی ہے اور نہ اختلاف رائے کی؛ اس لئے ذرائع ابلاغ اس پر شوہ بھی نہیں چھاتے اور وہ بے پاؤں بی سارا مرحلے ہوجاتا ہے۔

جمہوری نظام کا ایک پہلو یہ ہے کہ عوام کی نمائندگی عوام ہی کے منتخب افراد کے ذریعہ ہو، یہ یقیناً ایک معقول اور سچی برصاف اصول ہے؛ لیکن دوسرا پہلو یہ ہے کہ اس نظام میں مقدار کی اہمیت ہوتی ہے، معیار کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی، علامہ اقبال کے بقول: "جمہورت میں سرگنے جاتے ہیں تو لے نہیں جاتے" اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر کار سے ہر کار اور شخص بھی اگر پیسے خرچ کر کے اور فرخہ کر دی کا سہارا لے کر ووٹ کی زیادہ تعداد حاصل کر لیتا ہے تو وہ عوام کا نمائندہ بن جاتا ہے اور ملک و قوم کے لئے سید و غیہ کے فیصلے میں شامل ہوجاتا ہے، معقول بات یہ ہے اور سچی اسلامی اصول ہے ڈ

کے مقابلے میں بڑھے کھٹو لوگوں کا حصہ زیادہ ہے، غریبوں کے مقابلے میں اہل ثروت جرائم کے ارتکاب میں زیادہ جری واقع ہوتے ہیں، جرائم کے سلسلے میں اعداد و شمار نہیں بتاتے ہیں کہ طلبہ طلبات یہاں تک کہ اساتذہ و محلمات جرم کو انجام دینے میں پیش پیش ہیں، تعلیم یافتہ لوگ

ووٹ ایک امانت ہے اس کا شعوری استعمال آپ کو اگلے پانچ سالوں تک ایک، انصاف پسند، سیکولر، خدمت کے جذبے سے معمور، آپ کے مسائل اٹھانے والا عوامی نمائندہ مسلم وغیر مسلم ہو سکتا ہے۔ ایسا نمائندہ آپ کے مذہبی امور، مدارس، مکاتب، مساجد، خانقاہوں، عبادت گاہوں، آپ کی زبان (اردو)، مسلم پرسنل لا کی بقاء مسلمانوں اور اسلام کے خلاف بنائے گئے

سیاست کو سمجھنے اور اس میں حصہ لینے کی گنجائش نکالنا چاہیے۔ جدا ہو دین سیاست سے تو وہ جاتی ہے پچھتری عرصہ پہلے اس خیر کو دلی ریب واقعہ کے پس منظر میں منقذ ہونے والے ایک ایسے اجلاس میں شرکت کا موقع ملا، جس میں متعدد اعلیٰ تعلیم یافتہ اصحاب علم و دانش اور مختلف مذاہب کے نمائندے بھی شریک تھے، مختلف حضرات نے اپنی اپنی سوچ کے مطابق واقعہ کا تجزیہ کیا اور سرباب کی تدبیروں پر روشنی ڈالی، عام طور پر لوگوں کا خیال تھا کہ تعلیم کی کمی اور معاشی پسماندگی ایسے واقعات کا سبب بنتی ہے، اگر معاشرہ تعلیم یافتہ ہوجائے تو خیر بشر کی تعمیر پیدا ہوگی، انسانی جان و مال اور عزت و آبرو کے احرام کا جذبہ پیدا ہوگا اور ایسے نا فتنہ بہ حادثات و واقعات کا تدارک ہو سکے گا، جب اس خیر کی باری آتی تو اس نے عرض کیا کہ تعلیم کی اہمیت اور شخصیت کی تعمیر میں اس کے موثر کردار سے انکار نہیں کیا جاسکتا، اسی طرح معاشی ترقی بھی یقیناً ایک خوش آمد بات ہے، لیکن یہاں مسئلہ "تعلیم و دولت کے باوجود" کا ہے؛ کیوں کہ اس وقت جرائم کی جوہر پیدا ہو رہی ہے، اس میں ان پڑھ لوگوں

سے ہوتی ہے۔ حوالہ، ہفت روزہ، انتظامیہ، میڈیا، جمہوریت کے ستون ہیں۔ اس ملک میں مسلمانوں کی بقاء اور ملت کی حفاظت کے لیے دین میں سیاست کو جگہ دینا لازمی امر ہو گیا ہے۔ جو دینی جماعتیں بااثر اور پیسے ساتھ مسلمانوں کی بڑی تعداد رکھتی ہے اسے اپنی اجتہاد کر کے ملکی

سیاست کو سمجھنے اور اس میں حصہ لینے کی گنجائش نکالنا چاہیے۔ جدا ہو دین سیاست سے تو وہ جاتی ہے پچھتری عرصہ پہلے اس خیر کو دلی ریب واقعہ کے پس منظر میں منقذ ہونے والے ایک ایسے اجلاس میں شرکت کا موقع ملا، جس میں متعدد اعلیٰ تعلیم یافتہ اصحاب علم و دانش اور مختلف مذاہب کے نمائندے بھی شریک تھے، مختلف حضرات نے اپنی اپنی سوچ کے مطابق واقعہ کا تجزیہ کیا اور سرباب کی تدبیروں پر روشنی ڈالی، عام طور پر لوگوں کا خیال تھا کہ تعلیم کی کمی اور معاشی پسماندگی ایسے واقعات کا سبب بنتی ہے، اگر معاشرہ تعلیم یافتہ ہوجائے تو خیر بشر کی تعمیر پیدا ہوگی، انسانی جان و مال اور عزت و آبرو کے احرام کا جذبہ پیدا ہوگا اور ایسے نا فتنہ بہ حادثات و واقعات کا تدارک ہو سکے گا، جب اس خیر کی باری آتی تو اس نے عرض کیا کہ تعلیم کی اہمیت اور شخصیت کی تعمیر میں اس کے موثر کردار سے انکار نہیں کیا جاسکتا، اسی طرح معاشی ترقی بھی یقیناً ایک خوش آمد بات ہے، لیکن یہاں مسئلہ "تعلیم و دولت کے باوجود" کا ہے؛ کیوں کہ اس وقت جرائم کی جوہر پیدا ہو رہی ہے، اس میں ان پڑھ لوگوں

سیاست کو سمجھنے اور اس میں حصہ لینے کی گنجائش نکالنا چاہیے۔ جدا ہو دین سیاست سے تو وہ جاتی ہے پچھتری عرصہ پہلے اس خیر کو دلی ریب واقعہ کے پس منظر میں منقذ ہونے والے ایک ایسے اجلاس میں شرکت کا موقع ملا، جس میں متعدد اعلیٰ تعلیم یافتہ اصحاب علم و دانش اور مختلف مذاہب کے نمائندے بھی شریک تھے، مختلف حضرات نے اپنی اپنی سوچ کے مطابق واقعہ کا تجزیہ کیا اور سرباب کی تدبیروں پر روشنی ڈالی، عام طور پر لوگوں کا خیال تھا کہ تعلیم کی کمی اور معاشی پسماندگی ایسے واقعات کا سبب بنتی ہے، اگر معاشرہ تعلیم یافتہ ہوجائے تو خیر بشر کی تعمیر پیدا ہوگی، انسانی جان و مال اور عزت و آبرو کے احرام کا جذبہ پیدا ہوگا اور ایسے نا فتنہ بہ حادثات و واقعات کا تدارک ہو سکے گا، جب اس خیر کی باری آتی تو اس نے عرض کیا کہ تعلیم کی اہمیت اور شخصیت کی تعمیر میں اس کے موثر کردار سے انکار نہیں کیا جاسکتا، اسی طرح معاشی ترقی بھی یقیناً ایک خوش آمد بات ہے، لیکن یہاں مسئلہ "تعلیم و دولت کے باوجود" کا ہے؛ کیوں کہ اس وقت جرائم کی جوہر پیدا ہو رہی ہے، اس میں ان پڑھ لوگوں

